Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 3 (January-March 2024)
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

An Analytical Study of the Sahaba's Practice on the Ahadith of "Silsilat ul Ahadith Al Dha'ifah wal Mauzo'a" Vol. I

"سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعة (جلد اول) کی روایات پر تعامل صحابہ رضی اللہ عنھم کا تجزیاتی مطالعہ

Dr. Muhammad Yaqoob
Lecturer, National University of Modern Languages, Multan

Dr. Muhammad Shahid
Assistant Professor & In-Charge, Department of Hadith and Hadith Sciences, Allama Iqbal Open University, Islamabad, shahid_edu98@yahoo.com

Abstract

This article critically examines the renowned fifteenth-century Hijri book, "Al-Dha'ifah wal-Moudhoa," authored by Sheikh Albani of Albania. This book comprises fourteen volumes, each containing five hundred hadiths. Sheikh Albani meticulously assessed and categorized ahadith from various sources, labeling them as Zaeef, Moudhoo, or Batil based on a thorough examination of their Asaneed (chains of transmission) and Texts. This article focuses on exploring the Taamul (practice) of the Companions of the Holy Prophet as found in other hadith collections to substantiate the categorization of Zaeef Hadith. The research examines the Zaeef ahadith from the first volume of the book, providing insights into their interrelation with authentic Sunnah practices. By establishing this connection, the obscurity surrounding these ahadith is addressed, rendering them valid for practical implementation.

Keywords: Albani, Silsilah Al-Ahadith Al-Dha'ifah, Sahih, Daeef, Taamul

OPEN ACCESS
CC BY

تمہید:

فن حدیث میں جرح وتعدیل سے متعلق محدثین کی آراء خالصتا اجتہاد پر مبنی ہیں۔ کسی راوی یا حدیث پر صحت یا ضعف کا حکم لگانے کے لیے علوم الحدیث اور فن حدیث کی باریکیوں سے واقف ہونا انتہائی ضروری ہے۔ جن محدثین نے حکم حدیث کے میدان میں جدوجہد کی ہے در حقیقت انھوں نے حفاظت حدیث کے لئے گراں قدر خدمات سر انجام دی ہیں۔ اس جدوجہد کے نتیجے میں ذخیرہ احادیث میں صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع درجے کی احادیث کی پہچان حاصل ہوئی ہے۔ عصر حاضر میں ان محققین کی خدمات کے باعث حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کا علم حاصل ہوا ہے۔ ان محققین میں سے محدث شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ کا ایک قابل قدر نام ہے جنھوں نے پندرھویں صدی ہجری میں کتب حدیث میں موجود احادیث کی اسنادی اور متنی حیثیت کو واضح کیا۔ اس ضمن میں ایک ضخیم تالیف "**سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة**" کے نام سے لکھی۔ جس میں شیخ البانیؒ نے مختلف کتب احادیث سے احادیث کو جمع کیا اور ان کی اسانید اور متون کو پرکھنے کے بعد حکم لگایا۔ اس کتاب کی روایات پر موجود حکم اور دیگر تفصیلات پر تدبر کرنے کے بعد کئی پہلو سامنے آتے ہیں، بالخصوص ایک پہلو یہ ہے کہ اس کتاب کی جلد اول میں گیارہ ضعیف روایات ایسی ہیں جن پر تعامل صحابہؓ موجود ہے۔ شیخ البانیؒ رحمہ اللہ نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔ اس مقالہ میں ضعیف کی تعریف، اس پر عمل کی شرائط، تعامل صحابہؓ کا مفہوم اور پھر ان تمام روایات پر سب سے پہلے شیخ کا حکم ذکر کیا گیا ہے اور پھر صحیح سند سے ثابت ہونے والا صحابہؓ کا تعامل اور تحقیقی تجزیہ ذکر کیا گیا ہے۔

ضعیف کی تعریف

عمر بن محمد بیقونی (متوفی 1080ھ) نے اپنی تالیف "'المنظومة البيقونية' " میں ضعیف حدیث کی تعریف کرتے ہوئے شعری صورت میں لکھا ہے کہ:

وَكُلُّ مَا عَنْ رُتْبَةِ الْحَسَنِ قَصُر　　فهوَ الضَّعِيْفُ وَهوَ اَقْسَامٌ كَثُرْ([1])

"ہر وہ حدیث جس میں حدیث حسن کی شرائط میں سے کسی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے حسن کا وصف نہ ہو"

ضعیف حدیث کی ایک اور تعریف جلال الدین سیوطی (المتوفی:911ھ) نے "تدریب الراوي" میں کی ہے:

"هو ما لم يجمع صفة الصحيح او الحسن"([2])

"ضعیف روایت ایسی روایت ہوتی ہے جس میں صحیح و حسن کی صفات نہ پائی جاتی ہوں"۔

ضعیف روایت پر عمل کی شرائط

ضعیف حدیث کو قبول کرنے کی محدثین نے جو شرائط ذکر کی ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

i. **ألا يتعلق بالعقائد، كصفات الله تعالى. وألا يكون في بيان الأحكام الشرعية مما يتعلق بالحلال والحرام**([3])۔

"ضعیف حدیث عقائد جیسے اللہ کی صفات سے متعلق نہ ہو اور نہ ہی ایسے شرعی احکامات کے بیان میں ہو جن کا تعلق حلال و حرام سے ہو"۔

OPEN ACCESS CC BY

ii. أن يكون الضعف غير شديد فيخرج من انفرد من الكذابين، والمتهمين بالكذب ومن فحش غلطه ([4])

"اس کا ضعف شدید نہ ہو، یعنی اس میں منفرد کاذبین، متہم بالکذب اور فحش غلطیاں کرنے والے نہ ہوں"

iii. أن يكون مندرجاً تحت أصل عام، فيخرج ما يخترع بحيث لا يكون له أصل أصلاً ([5])۔

"وہ حدیث کسی معمول بہ اور ثابت شدہ اصل کے ضمن میں آتی ہو اس سے اختراع خارج ہو جائی گی جن کی کوئی اصل نہیں"

iv. لا يعتقد عند العمل به ثبوته؛ لئلا يكون متقولا على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، بل يعتقد الاحتياط([6])۔

"عمل کرتے ہوئے اس پر نبی ﷺ کی سنت ہونے کا اعتقاد نہ رکھا جائے بلکہ احتیاط کی نیت سے عمل کیا جائے"

v. ان لا يعارض حديثا صحيحا ([7])۔

"کسی صحیح حدیث کی متعارض نہ ہو"

ان شرائط کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضعیف حدیث پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

تعامل صحابہ کا مفہوم

دین اسلام کی بنیاد دو چیزوں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر ہے۔ ان کی نصوص پر عمل پیرا ہونے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فہم اور ان کے عمل سے انحراف نہیں کیا جاسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ فضیلت کے پیش نظر ان کے فہم، اقوال اور تعامل سے انحراف کرنا گمراہی کا پیش خیمہ ہے۔ اللہ تعالی نے ان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

[وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ]([8])۔

"سابقون اولون از مہاجرین وانصار، اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی اتباع کی بھلائی کے ساتھ، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، اور اُس نے تیار کر رکھی ہیں ان کیلئے جنتیں جن کے تلے نہریں بہتی ہوں گی، ہمیشہ رہیں وہ ان میں تا ابد۔ یہ ہے عظیم کامیابی"۔

آیت میں " وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ "سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے زیر سایہ تعلیم وتربیت پائی، آپ ﷺ کے فرامین کو سنا اور ان پر عمل پیرا ہوئے۔ آیت کے تناظر میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دین کے معاملات میں اللہ اور اس کے رسول کی بات قابل حجت ہے، تاہم محض وہ اجتہادی مسائل جن میں شریعت خاموش ہو اور صحابی کا قول یا فعل صحیح سند سے معلوم ہو رہا ہو تو اسے اختیار کرنا اولی وافضل ہے۔ اس موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول وعمل کی مخالفت جائز نہیں۔ آیت میں الفاظ" وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ "میں واضح ہے کہ جو شخص صحابہؓ کے

OPEN ACCESS
CC BY

اختیار کردہ کسی معاملہ میں مخالفت کرے گا تو وہ ان کے متبعین میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ صحابہؓ میں سے ہر شخص جس نے اللہ کے راستے میں قتال کیا اور جہاد کیا، خواہ وہ ہاتھ کے ساتھ ہو یا زبان کے ساتھ تو وہ ہدایت یافتہ ہے۔ جو ہدائت یافتہ ہے وہ راہِ راست پر ہے، لہٰذا ان کا طریقہ اور منہج واجبِ اتباع ہے(9)۔

تعامل صحابہ کی حیثیت

ائمہ اربعہ کا مؤقف

ائمہ اربعہ نے ایسی روایات کو تسلیم کرتے ہوئے عمل بھی کیا ہے جن کی تائید میں کسی صحابی کا قول ہو یا ان پر کسی صحابی کا عمل ثابت ہو۔

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے:

"اگر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں مجھے کوئی چیز نہیں ملتی تو میں صحابہؓ کے اقوال اختیار کر لیتا ہوں"(10)۔

- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے:

"انہوں نے اپنی کتاب موطا میں بہت سے صحابہؓ کے فتاوی جات نقل کیے ہیں اور اکثر مسائل میں انہی پر اعتماد کیا ہے"(11)۔

- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے:

"إلی اتباع قول واحد، إذا لم أجد کتاباً ولا سنة ولا إجماعاً ولا شیئاً في معناه یحکم له بحکمه"(12)

"اگر مجھے کتاب و سنت یا اجماع یا اس کے ہم معنی کسی دوسری چیز میں جو حکم لگانے والی ہو یا اس کے ساتھ قیاس ہو، کوئی چیز نہیں ملتی تو میرا مسلک یہی ہے کہ صحابہؓ میں سے کسی کے قول کو اختیار کر لیا جائے"۔

- امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے:

"میں نے ہر مسئلے میں یا تو رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے جواب دیا یا صحابہؓ و تابعین کے کسی قول سے(13)۔

ائمہ کے ان اقوال سے یہ امر مترشح ہوتا ہے کہ جب بھی کسی شرعی معاملے میں انھیں رہنمائی کی ضرورت پیش آئی تو سب سے پہلے انھوں نے قرآن و سنت کو مد نظر رکھا ہے۔ قرآن و سنت میں رہنمائی نہ ملنے کی صورت میں اقوال صحابہ اور ان کے عمل کو اختیار کیا ہے۔ اس سے یہ بات وضاحت کے ساتھ سامنے آجاتی ہے کہ اگر ضعیف حدیث کی تائید میں قول صحابی یا عمل صحابی صحیح سند کے ساتھ موجود ہو تو وہ قابل حجت بن جاتی ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

محدثین کا مؤقف

اگر کسی ضعیف روایت پر قول صحابی ہو تو اس کا حکم صحیح اور قابل حجت ہے اور اگر صحابی فقیہ ہو تو ایسی روایت صحیح تصور ہو گی (14)۔ اگر کسی روایت پر تعامل صحابہؓ ہو تو اس کا ضعف ختم ہو جاتا ہے (15)۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے "سنن" میں کئی ایسی احادیث ذکر کی ہیں جن کی اسانید ضعیف ہیں لیکن ان پر عمل صحابہ ذکر کیا ہے جس سے یہی ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اس حدیث پر عمل صحابہ ہونے کی وجہ سے عمل کرنا چاہیے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث (كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ، إِلاَّ طَلاَقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ) نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ "اس کی سند میں راوی عطاء بن عجلان ضعیف ہے لیکن اس پر اہل علم صحابہؓ کا عمل موجود ہے "(16)۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ اس حدیث پر عمل کیا جائے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف حدیث کو قابل عمل تسلیم نہیں کیا یہاں تک فضائل اعمال میں بھی اسے قابل عمل نہیں سمجھا، کیونکہ ان کے نزدیک ضعیف حدیث ظن کا فائدہ دیتی ہے اور ظن پر عمل کا کوئی جواز نہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ "أن الحديث **الضعيف لايعمل به مطلقاً لافى الفضائل والمستحبات ولافى غيرهما، ذلك لأن الحديث الضعيف إنما يفيد الظن المرجوح بلاخلاف أعرفه بين العلماء وإذا كان كذلك فكيف يقال بجواز العمل به والله عزوجل قد ذمه فى غيرما آية من كتابه** (17) **فقال تعالى [إِنَّ الظَّنَّ لاَيُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا]**(18)**،وقال: [إِن يَّتَّبِعُوْنَ إِلاَّ الظَّنَّ]**(19) **وَقَالَ رسول الله ﷺ:(إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ)**"(20)"

"ضعیف حدیث پر مطلقاً عمل نہ کیا جائے نہ فضائل و مستحبات میں اور نہ ان کے علاوہ کسی اور موقع پر، کیونکہ ضعیف حدیث کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ یہ ظن مرجوح کا فائدہ دیتی ہے۔ لہٰذا جب اس کی یہ صورت ہے تو اس پر عمل کرنا کیوں کر جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر ظن کی مذمت بیان کی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے "بے شک جہاں یقین چاہئے، وہاں ظن کوئی کام نہیں آتا" نیز فرمایا "وہ تو محض ظن کی پیروی کرتے ہیں" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "ظن سے بچو کیونکہ ظن بہت جھوٹی بات ہے"۔

اس مؤقف پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ضعیف حدیث پر عمل صحابی بھی معلوم ہو جائے تو بھی شیخ البانیؒ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں وہ قابل عمل و حجت نہیں کیونکہ شیخ ضعیف حدیث کو مطلقاً نا قابل عمل خیال کرتے ہیں۔

اب کتاب "الضعیفه والموضوعه" کی (جلد اول) کی ان روایات کا جائزہ لیا جاتا ہے جن پر تعامل صحابہ موجود ہے لیکن شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تعامل ذکر نہیں کیا۔ یہ روایات تعامل صحابہ کی تائید حاصل ہونے کی وجہ سے قابل عمل ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

تعامل صحابہ سے مؤید روایات

شیخ البانیؒ کی کتاب سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ کی جلد اول سے درج ذیل گیارہ ضعیف روایات ایسی ملی ہیں جن پر صحابہؓ کا تعامل ہمیں ملا ہے۔ وہ روایات درج ذیل ہیں:

روایت نمبر1:

"توسلوا بجاهي فإن جاهي عند الله عظيم" ([21])

"میرے مقام کا واسطہ دیا کرو کیونکہ اللہ کے ہاں میرا مقام بڑا ہے"

شیخ البانیؒ رحمۃ اللہ علیہ کا حکم

شیخ البانیؒ نے اس روایت پر "لا أصل له" کا حکم لگایا ہے اور ان لوگوں کا سختی سے رد کیا ہے جو آپ ﷺ کی ذات یا مقام و مرتبہ کا واسطہ دے کر اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد کسی امتی کا ان کے وسیلے سے دعا کرنے کا شریعت میں کوئی تصور نہیں۔ البتہ آپ ﷺ کی زندگی میں ان سے دعا کروانا جائز تھا جیسا کہ کئی لوگوں نے کروائی اور آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی ([22])۔

تعامل صحابی اور تحقیقی جائزہ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے مقام کا واسطہ دیا کرو کیونکہ اللہ کے ہاں میرا مقام بڑا ہے۔ اس روایت پر حدیث اعمی کی صورت میں تعامل صحابی صحیح سند کے ساتھ موجود ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعامل سے یہ ثابت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں ان کے توسل سے دعا کیا کرتے تھے۔ امام نسائی (متوفی:303ھ) نے ایک نابینے کی دعا "اللهم إني أسألك وأتوجه إليك بنبيي محمد نبي الرحمة يا محمد إني أتوجه بك إلى الله أن يقضي حاجتي أو حاجتي إلى فلان أو حاجتي في كذا وكذا اللهم شفع في نبيي وشفعني في نفسي" ذکر کی ہے ([23])۔ یہ نابینا صحابی آپ ﷺ کے پاس آیا اور یہ کلمات سیکھ کر دعا کی۔ اس حدیث کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن آپ ﷺ کی ذات کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا کرنا سوائے اس حدیث اعمی کے کوئی اور حدیث نہیں ملی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ عمل آپ ﷺ کی زندگی میں تو ثابت ہے جس پر یہ حدیث اعمی دلیل ہے، لیکن آپ ﷺ کی وفات کے بعد ان کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا کرنا کسی صحابی کے عمل سے ثابت نہیں ([24])۔ یہ حدیث عام ہے جس سے توسل ثابت ہے جبکہ عمل صحابی سے توسل کا آپ کی مبارک زندگی میں ہونا ثابت ہے۔

روایت نمبر2:

"من أذن فليقم" ([25])

"جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے"

شیخ البانیؒ کا حکم

شیخ البانیؒ نے اس روایت پر "لا أصل له بهذا اللفظ" کا حکم لگایا ہے اور کہا ہے کہ اسے ابوداؤد، ترمذی، ابو نعیم، ابن عساکر نے

CC BY

جس سند سے روایت کیا ہے اس میں عبد الرحمان بن زیاد ا فریقی ضعیف ہے۔ البتہ الفاظ روایت مختلف ہیں بعینہ یہ الفاظ مذکور نہیں ہیں (26)۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر "ضعیف الجامع" میں ضعیف کا حکم لگایا ہے(27)۔ جبکہ "الضعیفۃ" میں اسے "لا اصل له بهذا اللفظ" کہا ہے۔ اس روایت پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے دو مختلف حکم سامنے آئے ہیں۔

تعامل صحابہ اور تحقیقی جائزہ

اس روایت پر (جو اذان دے وہی اقامت کہے) تعامل صحابی بھی موجود ہے۔ ایک دفعہ سفر میں مؤذن رسول بلال رضی اللہ عنہ کے غائب ہونے کے دوران قبیلہ بنو صداء کے ایک آدمی نے اذان دی۔ اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ واپس آئے اور اقامت کہنا چاہی تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا(إن أخا صُداء قد أذن؛ وإن من أذن فليقم)"(28) کہ اقامت وہی کہے جس نے اذان دی"۔ اس روایت کے متن کے الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہے کہیں "من أذن فهو يقيم" ہے اور کہیں "يقيم من أذن" ہے۔ اگرچہ الفاظ کی ترتیب ایک نہیں ہے لیکن الفاظ ثابت ہیں۔

روایت نمبر 3:

"نعم أو نعمت الأضحية الجذع من الضأن" (29)

"ایک سال والی بھیڑ (جانور) اچھی قربانی ہے"

شیخ البانی کا حکم

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر "ضعیف" کا حکم لگایا ہے اور ذکر کیا ہے کہ اسے ترمذی، بیہقی اور احمد نے جس سند سے نقل کیا ہے اس میں راوی عثمان بن واقد مجہول ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے غریب (ضعیف) کہا ہے(30)۔ روایت باب کی تفصیل کے آخر میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی کہا ہے کہ یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس کا معنی صحیح ہے۔

تعامل صحابہ اور تحقیقی جائزہ

اس روایت پر صحابہؓ میں سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور آبو بردة بن یار رضی اللہ عنہ کا عمل ثابت ہے۔ اس بات کو ترمذیؒ نے واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ(هَذَا عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ □ وَغَيْرِهِمْ، أَنَّ الجَذَعَ مِنَ الضَّأْنِ يُجْزِئُ فِي الأُضْحِيَّةِ) (31)"جذع کی قربانی پر اہل علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل رہا ہے۔ اہل علم صحابہؓ کا تعامل بھی اس روایت پر موجود ہے۔

روایت نمبر 4:

"يجوز الجذع من الضأن أضحية" (32)

"ایک سالہ بھیڑ یا بکری کی قربانی کے جائز ہے"

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم

یہ روایت دراصل پچھلی روایت کا تسلسل ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر "ضعیف" کا حکم لگایا ہے۔ اور کہا ہے کہ اسے

OPEN ACCESS
CC BY

ابن ماجہ، بیہقی اور احمد نے جس سند سے نقل کیا ہے اس میں ایک عورت اُم محمد مجہول ہے۔ اس لئے یہ روایت ضعیف ہے(33)۔

تعامل صحابہ اور تحقیقی جائزہ

اس روایت پر صحابہؓ میں سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور ابو بردۃ بن نیار کا عمل ثابت ہے۔ اس بات کی طرف ترمذیؒ نے واضح طور پر کہا ہے کہ جذع کی قربانی پر اہل علم صحابہ کرامؓ کا عمل رہا ہے(34)۔ اس روایت کی ایک سند ملی ہے جو ضعیف ہے۔ البتہ اس کے صحیح شواہد موجود ہیں، جیسا کہ صہیب عبد الجبار نے شعیب ارنووط کا قول ذکر کیا ہے(35)۔ شیخ البانیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر ضعیف کا حکم لگایا ہے

روایت نمبر5:

"إذا صعد الخطيب المنبر، فلا صلاة ولا كلام" (36)

"جب خطیب منبر پر چلا جائے تو پھر نہ نماز ہے اور نہ ہی گفتگو"

شیخ البانیؒ رحمۃ اللہ علیہ کا حکم

شیخ البانیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر "باطل" کا حکم لگایا ہے۔ کیونکہ یہ ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ صحیح احادیث سے متعارض بھی ہے۔

تعامل صحابہ اور تحقیقی جائزہ

روایت باب پر تعامل صحابہ کا ذکر کرتے ہوئے مالک بن انس (متوفی:179ھ) نے "موطا"(37) میں اور ابو جعفر طحاوی (متوفی:321ھ) نے "شرح معانی الآثار"(38) میں ثعلبہ بن ابی مالک قرظی کے حوالے سے کہا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صحابہؓ نماز جمعہ ادا کرنے آتے یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ آتے اور منبر پر بیٹھ جاتے اذان دینے والے اذان دیتے اور ہم (صحابہ) آپس میں باتیں کرتے رہتے۔ جب مؤذنین خاموش ہو جاتے تو عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ تو ہم خاموش ہو جاتے اور کوئی بھی بات نہیں کرتے تھے۔ پھر خطبے کے بعد ہم باتیں کر لیتے۔ اس روایت میں مذکور صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل خطبہ جمعہ شروع ہونے سے پہلے آپس میں باتیں کرنا ثابت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خطیب کا منبر پر بیٹھنا کلام کے لئے مانع نہیں ہے بلکہ اس کا خطبہ مانع ہے۔ اس روایت کے متابعات و شواہد نہیں ملے۔ اسی طرح فقہاء، مفسرین اور سیرت نگاروں کا استدلال نہیں ملا۔ شیخ البانیؒ رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر کتب اور کتب موضوعات سے اس روایت کا حکم بھی نہیں ملا۔ اس روایت کی ایک ہی سند ملی ہے جسے طبرانی نے ذکر کیا ہے۔ یہ سند ضعیف جدا ہے۔ شیخ البانیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے باطل کہا ہے۔ باحث کی رائے میں اسے ضعیف جدا کہنا زیادہ مناسب ہے۔ کیونکہ جس سند میں کوئی متروک راوی موجود ہو تو وہ ضعیف جدا کہلاتی ہے۔ مزید یہ کہ اس روایت کا معنی حدیث اور تعامل صحابہ سے متعارض ہے۔ ہاں البتہ اس کا ابن شہاب زہری یا ثعلبہ بن ابی مالک قرظی کا قول ہونا زیادہ صحیح ہے جیسا کہ امام مالکؒ اور امام طحاویؒ نے کہا ہے۔

روایت نمبر6:

"إذا بنى الرجل المسلم سبعة أو تسعة أذرع، ناداه مناد من السماء: أين تذهب يا أفسق الفاسقين؟!"(39)

CC BY

"جب کوئی مسلمان سات یا نو گز سے زئد عمارت کی تعمیر کرتا ہے تو آسمان سے آواز لگانے والا کہتا ہے کہ اے فاسق تو کہاں جا رہا ہے؟"

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم

شیخ البانیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوع کہتے ہوئے وضاحت کی ہے کہ اسے ابو نعیم اصبہانی نے جس سند سے ذکر کیا ہے ۔اس میں راوی ولید بن موسی قرشی متہم بالوضع موجود ہے۔اس لئے یہ روایت موضوع ہے(40)۔

تعامل صحابہ اور تحقیقی جائزہ

ابو داود سجستانیؒ نے "سنن" میں اونچا قبہ تعمیر نہ کرنے پر تعامل صحابی کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک انصاری صحابی کا اونچا قبہ دیکھا تو ناراضگی کا اظہار فرمایا۔جب اس بات کا علم اس صحابی کو ہوا تو اس نے وہ قبہ گرا دیا(41)۔شعیب ارنووط نے اس روایت کی سند کو جید کہا ہے، اور اسی طرح شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے(42)۔اس روایت سے فقہاء، مفسرین اور سیرت نگاروں کا استدلال نہیں ملا۔ شیخ البانیؒ رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر کتب سے اس روایت کا حکم بھی نہیں ملا۔اس روایت کی ایک ہی سند ملی ہے جسے ابو نعیمؒ اصبہانی نے ذکر کیا ہے۔یہ سند باطل ہے۔اس کے تین شواہد موجود ہیں۔پہلا شاہد جسے ابو نعیمؒ اصبہانی نے ذکر کیا ہے، ضعیف ہے۔دوسرا شاہد جسے بیہقی نے ذکر کیا ہے، ضعیف ہے۔تیسرا شاہد جسے ابو داود نے ذکر کیا ہے، سنداً جید درجے کا ہے۔اس روایت پر تعامل صحابی بھی موجود ہے۔

روایت نمبر7:

"من بنى بناء فوق ما يكفيه كلف يوم القيامة بحمله على عاتقه (43)

"جس نے ضرورت سے زائد عمارت بنائی تو اسے روز قیامت اس کا بوجھ کندھوں پر اٹھانے کے کہا جائے گا"

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم

شیخ البانیؒ نے اس روایت کو باطل کہا ہے اور وضاحت کی ہے کہ اسے ابو حاتم نے باطل کہا ہے(44)۔شیخ البانیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے "ضعیف الجامع" میں اس روایت پر موضوع کا حکم لگایا ہے(45)۔جبکہ "الضعیفۃ" میں اسے باطل کہا ہے۔لہذا اس روایت پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ حکم مختلف ہیں۔

تعامل صحابہ و تابعین اور تحقیقی جائزہ

ابو داودؒ نے "سنن" میں اونچا قبہ تعمیر نہ کرنے پر تعامل صحابی کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک انصاری صحابی کا اونچا قبہ دیکھا تو ناراضگی کا اظہار فرمایا۔جب اس بات کا علم اس صحابی کو ہوا تو اس نے وہ قبہ گرا دیا(46)۔شعیب ارنووط نے اس کی سند کو جید کہا ہے، شیخ البانیؒ نے اسے بعد میں صحیح کہا ہے۔اس روایت سے فقہاء، مفسرین اور سیرت نگاروں کا استدلال نہیں ملا۔اس روایت کی ایک

OPEN ACCESS
CC BY

ہی سند ملی ہے جسے ابونعیم اصبہانی اور بیہقی نے ذکر کیا ہے۔یہ سند ضعیف ہے۔اور سند میں کوئی راوی متہم بالوضع نہیں ہے۔لیکن اکثر محدثین نے اسے باطل کہا ہے۔یہ روایت اپنی موجودہ سند کے لحاظ سے باطل ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں اور تعامل صحابہ بھی موجود ہے۔

روایت نمبر8:

" من أهل بحجة أوعمرة من المسجد الأقصى إلى المسجد الحرام غفرله ما تقدم من ذنبه وما تأخر، أووجبت له الجنة "(47)

جس نے حج یا عمرہ کا احرام مسجد اقصی سے مسجد حرام تک باندھا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے یا اس کے جنت واجب ہو گئی"

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر ضعیف کا حکم لگایا ہے۔اور کہا ہے کہ اسے ابوداؤد وغیرہ نے جس سند سے ذکر کیا ہے اس میں راوی حکیمہ مجہول ہے۔اس لئے یہ روایت ضعیف ہے(48)۔

تعامل صحابہ اور تحقیقی جائزہ

مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ایک ثقہ راوی سے مروی روایت "اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ: أَهَلَّ مِنْ إِيلِيَاءَ. وَهِيَ بَيْتُ الْمَقْدِسِ "(49) میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا میقات سے پہلے بیت المقدس سے ہی احرام باندھنے پر تعامل موجود ہے۔اور ابوسلیمان خطابی(متوفی:388ھ) نے "معالم السنن" میں اس روایت پر عمل صحابہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ میقات سے پہلے احرام باندھنے پر ایک سے زیادہ صحابہؓ نے عمل کیا ہے۔لیکن ان کا نام ذکر نہیں کیا(50)۔۔اس روایت کے متابعات وشواہد اور تعامل تابعین نہیں ملا۔فقہاء اور سیرت نگاروں کا استدلال نہیں ملا ۔معروف کتب موضوعات میں اس روایت کا حکم بھی نہیں ملا۔اس روایت کی ایک ہی سند ملی ہے جسے امام بخاریؒ نے "التاریخ الکبیر" میں، ابوداؤد نے اور بیہقی نے مرفوعا ذکر کیا ہے۔یہ سند ضعیف ہے لیکن اس روایت باب پر تعامل صحابہ موجود ہے۔ضعیف سند والی روایت پر اگر تعامل صحابی موجود ہو تو اس کا ضعف ختم ہو جاتا ہے(51)۔

روایت نمبر9:

"العلم خزائن، ومفتاحها السؤال، فاسألوا يرحمكم الله، فإنه يؤجر فيه أربعة: السائل، والمعلم، والمستمع، والمجيب لهم "(52)

"علم کے خزانے ہیں،اس کی چابی سوال ہے،تم سوال کرو اللہ تم پر رحم کرے گا،چار قسم کے لوگوں کو اجر دیا جاتا ہے،سائل، معلم،سامع اور جواب دینے والا"

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر موضوع کا حکم لگایا ہے اور کہا ہے کہ اسے ابونعیم اصبہانی نے جس سند سے ذکر کیا ہے اس میں

OPEN ACCESS
CC BY

راوی داؤد بن سلمان کذاب موجود ہے۔اس لئے یہ روایت موضوع ہے([53])۔

تعامل صحابہ و تابعین اور تحقیقی جائزہ

اس روایت کے معنی پر تعامل صحابہ و تابعین موجود ہے۔کیونکہ ایک صحیح ذخیرہ احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صحابہؓ و تابعین نے علم کے حصول کے لئے بکثرت سوالات کیے ہیں اور اپنے علم میں اضافہ کیا ہے۔لیکن روایت باب کے الفاظ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔اس روایت کے متابعات و شواہد نہیں ملے۔فقہاء، مفسرین اور سیرت نگاروں کا استدلال نہیں ملا۔معروف کتب موضوعات میں اس روایت کا حکم بھی نہیں ملا۔اس روایت کے دو حصے ہیں۔پہلا حصہ "العلم خزائن ومفتاحها السؤال" ہے جبکہ دوسرا حصہ "فسلوا يرحمكم الله فإنه يؤجر فيه أربعة: السائل والمعلم والمستمع والمحب لهم" ہے۔ان دونوں حصوں کی مرفوعا ایک ہی سند ملی ہے جسے ابو نعیم اصبہانی، سعید بجیری اور خطیب نے ذکر کیا ہے۔یہ سند موضوع ہے۔لیکن اس روایت کے پہلے حصے کا بطور قول محمد بن شہاب زہری ہونے کی تین اسانید ہیں۔پہلی سند ابو نعیم اصبہانی اور بیہقی نے ذکر کی ہے جو صحیح ہے۔دوسری سند ابن عبد البر نے ذکر کی ہے جو معلق ہے۔تیسری سند ابو طاہر سلفی نے ذکر کی ہے جو ضعیف ہے۔باحث کی رائے کے مطابق اس روایت کی سند مرفوعا موضوع ہے۔اس روایت کا پہلا حصہ بطور قول ابن شہاب زہری ([54]) صحیح ہے۔

روایت نمبر10:

"من قرأ سورة الو اقعة في كل ليلة لم تصبه فاقة أبدا "([55])

"جس نے ہر رات سورہ واقعہ کی تلاوت کی تو کبھی فاقہ نہیں آئے گا"

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر ضعیف کا حکم لگایا ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن ابی اسامہ اور ابن سنی نے جس سند سے ذکر کیا ہے اس میں راوی شجاع اور ابو طیبہ.. مجہول ہیں۔اس لئے یہ سند ضعیف ہے([56])۔

تعامل صحابہ اور تحقیقی جائزہ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا اس روایت پر تعامل موجود ہے جسے حارث ابن ابی اسامہ (متوفی:282ھ) نے "بغیۃ الباحث" میں متن" ان ابن مسعود يأمر بناته بقراءتها كل ليلة " کے ساتھ ذکر کیا ہے([57])۔اس روایت کی سند ضعیف جدا ہے۔ابن السنی کی سند کے مطابق یہ ضعیف ہے([58])۔تعامل پر مشتمل اس روایت کو محمد بن اسماعیل کحلانی (متوفی:1182ھ) نے "التنویر" میں کیا ہے([59])۔

اس روایت کے متابعات و شواہد اور تعامل تابعین نہیں ملا۔فقہاء کا استدلال نہیں ملا۔اس روایت کی دو اسانید ملی ہیں۔پہلی سند جسے یعقوب فسوی، ابن ابی اسامہ اور بیہقی نے مرفوعا ذکر کیا ہے، ضعیف ہے۔دوسری سند ابن سنی نے مرفوعا ذکر کی ہے۔یہ سند بھی ضعیف ہے۔

CC BY

روایت نمبر11:

"یا أهل مكة لا تقصروا الصلاة فی أدنی من أربعة برد من مكة إلی عسفان (60)

"اے اہل مکہ اگر مکہ سے عسفان کا سفر چار برید (اڑتالیس میل) کی مسافت سے کم ہو تو نماز کو قصر نہ کرو"

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم

شیخ البانیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر موضوع کا حکم لگایا ہے اور کہا ہے کہ اسے طبرانی اور دار قطنی نے جس سند سے ذکر کیا ہے اس میں راوی عبد الوھاب بن مجاہد کذاب موجود ہے۔ اس لئے یہ سند موضوع ہے (61)۔

تعامل صحابہ اور تحقیقی جائزہ

مالک بن انس اصبحی (متوفی:179ھ) نے "موطا" میں چار "برد" جو اڑتالیس میل (48) کے سفر پر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تعامل سند" حدثني عن مالك، عن نافع، عن سالم بن عبد الله، أن عبد الله بن عمر " سے موقوفا متن "ركب إلى ذات النصب فقصر الصلاة في مسيره ذلك"، قال مالك: "وبين ذات النصب والمدينة أربعة برد" کے ساتھ ذکر کیا ہے (62)۔ یہ سند صحیح ہے کیونکہ اس کے تمام راوی ثقہ وصدوق ہیں۔ باحث کی رائے میں یہ اثر روایت باب پر تعامل صحابی ظاہر کرتا ہے۔ اس روایت کے متابعات وشواہد نہیں ملے۔ سیرت نگاروں کا استدلال نہیں ملا۔ شیخ البانیؒ رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر کتب اور معروف کتب موضوعات میں اس روایت کا حکم بھی نہیں ملا۔ اس روایت کی مرفوعا ایک ہی سند ملی ہے جو موضوع ہے۔ اسے طبرانی، دار قطنی اور بیہقی نے ذکر کیا ہے۔ بیہقی نے اس روایت کے معنی پر مشتمل عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ذکر کیا ہے اور اسی طرح امام مالک نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تعامل ذکر کیا ہے۔ ان دونوں اقوال کی سند صحیح ہے۔ باحث کی رائے میں روایت باب کا معنی صحیح ہے۔

نتائج تحقیق

نتائج تحقیق درج ذیل ہیں:

- کتاب "الضعیفہ والموضوعہ" کی جلد اول پانچ سو روایات پر مشتمل ہے۔ جن پر شیخ البانیؒ نے ضعیف کا حکم لگایا ہے۔
- شیخ البانیؒ ضعیف روایات کو فضائل اعمال میں بھی قبول نہیں کرتے۔
- کسی حدیث پر اگر تعامل صحابہ صحیح سند سے مل جائے تو وہ قابل عمل بن جاتی ہے۔
- ائمہ اربعہ نے تعامل صحابہ کو اختیار کیا ہے اور اس سے راہ نمائی لی ہے۔
- محدثین نے تعامل کو اہمیت دی ہے جن میں امام ترمذیؒ سر فہرست ہیں۔
- الضعیفہ والموضوعہ" جلد اول کی روایات پر تحقیق کرنے سے گیارہ ایسی روایات ملی ہیں جن پر تعامل صحابہ موجود ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

---

[1]بیقونی، عمر بن محمد (متوفی:1080ھ)، المنظومہ البیقونیہ۔ ناشر: مکتبہ دارالفلاح، ص60۔

1. Bayquni, Umar bin Mohammed (1080 AH), al -Munzuma al –Baqonia, publisher: Maktaba dar ul Falah, P 60.

[2]سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان (متوفی 911ھ)، تدریب الراوی۔ ناشر: مکتبہ الکوثر، ج1، ص195۔

2. Siwati, Jalaluddin Abdul Rahman (911 AH), Tadar al -Rawi., Publisher: Maktabah kousar, V 1, P 195.

[3]ڈاکٹر، محمود الطحان، تیسر مصطلح الحدیث۔ ص80۔

3. Dr, Mahmud al -Tahan, third Mustala al -Hadith , p 80.

[4]القاسمي، محمد جمال الدین. (المتوفی:1332ه)، قواعد التحدیث۔ الناشر بیروت، دارالکتب العلمیہ، ج1، ص116۔

4. Al -Qasimi, M Jamaluddin (1332 AH), Qawaid al-Tahdith- publisher: Beirut, Dar al -Kabat -ul -ilmia, v. 1, p. 116.

[5]عبداللہ بن یوسف الجدیع، تحریر علوم الحدیث۔ الناشر: مؤسسۃ الریان للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت، الطبعۃ: الأولی، 1424ھ۔ ج2، ص1114۔

5. Abdullah bin Yusuf al -Jiyadiya, Tehreer uloom ul Hadith,Publisher:.:Moasasah rayyan, Beirut, , 1424 AH, V 2, p. 1114.

[6]البقاعي، برهان الدین. إبراهیم، النکت الوفیۃ بما فی شرح الألفیۃ۔ الناشر: مکتبۃ الرشد ناشرون، الطبعۃ: الأولی، 1428ه/ 2007م۔ ج1، ص269۔

6. Al baqai, Burhan -ud -Din Ibrahim, al -Nukat al –wafayyah fi sharh alfia Publisher: Al -Rashid, 1428 AH ,V1, p. 269.

[7] ڈاکٹر، محمود الطحان، تیسر مصطلح الحدیث۔ ص81۔

7. Dr, Mahmud al -Tahan, third Mustala al -Hadith , p 81

[8]التوبۃ، آیت:100۔

8. Al Toubah, verse:100

[9]ابن قیم الجوزی، محمد بن أبی بکر (متوفی:751ھ)، إعلام الموقعین عن رب العالمین۔ الناشر: دارالکتب العلمیہ۔ الطبعۃ: الأولی، 1411ھ۔ ج4، ص95۔

9. Ibn Qaim al -Jawzi, Muhammad ibn Abi Bakr (751 AH), Ihlam ul -Moqieen , ,publisher: Dar al –Kutab Ilmia ,V 4, p. 95.

[10] ابوزھرہ، ابوحنیفہ۔ دارالفکر العربی، ص309۔

10. Abu Zahra, Abuhanifah, dar ul Fikr al arabi. P.309.

[11]ابوزھرہ، امام مالک۔ ص259۔

11. Abu Zahra, Imam Malik, dar ul Fikr al arabi. P.259.

[12]الشافعي، محمد بن إدریس (متوفی:204ھ)، الرسالۃ۔ الناشر: مکتبہ الحلبی، مصر، الطبعۃ: الأولی، 1358ھ۔ ج1، ص596۔

CC BY

12. Al-Shafi'i, Muhammad bin Idris (204 AH), Al-Risala. Publisher: Makkah Al-Halabi, Egypt, 1358 AH. Volume 1, p. 596.

[13])ابوزہرہ، احمد بن حنبل۔ ص215۔

13. Abu Zahra, Ahmad ibn Hanbal - 215.

[14])سیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر (المتوفی:911ھ)، تدریب الراوی۔ ج1، ص224۔

14. Siwati, Abdurrahman Ibn Abi Bakr (911 AH), Tadreeb .al -Rawi. V 1, p. 224.

[15])محمد بن صالح عثیمین، مصطلح الحدیث۔ ج1، ص14۔

15. Muhammad ibn Saleh Uttayimin, Mustullah Hadith. V 1, p. 14.

[16])ترمذی،: محمد بن عیسیٰ (المتوفی:279ھ)، سنن۔ الناشر: دار الغرب الإسلامی، 1998م۔ ج2، ص487، حدیث نمبر1191۔

16. Tirmidhi,: Muhammad ibn Isa (279 AH), Sunan, Publisher: Dar al -Gharb al -Islami, 1998. V 2, p. 487, Hadith No. 1191.

[17])البانی، محمد ناصر الدین. (متوفی:1420ھ)، ضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ۔ الناشر: المکتب الإسلامي۔ ص45۔

17. Albani, Muhammad Nasiruddin (1420 AH), Zaif al -Jama'at al -Sagheer , Publisher: Al -Muqtab al – Islami, p 45

[18])سورہ یونس، آیت، 37۔

18. Surah Yunus, verse, 37.

[19])سورہ الانعام، آیت، 116۔

19. Surah Al -Annam, Ayat, 116.

[20])بخاری، محمد بن إسماعیل، صحیح البخاري۔ الناشر: دار طوق النجاة، الطبعة: الأولی، 1422ھ۔ ج4، ص4، حدیث نمبر2748۔

20. Bukhari, Muhammad bin Isma'il, Sahih al -Bakhari -publisher: Dar -e -Tawq al -Najat, 1422 AH.

[21])البانی، محمد ناصر الدین. (متوفی:1420ھ)، الضعیفہ والموضوعہ۔ ج1، ص76، حدیث نمبر22۔

21. Albani, Muhammad Nasiruddin ,1420 AH), Al -Za'if -Wal – Mouzooah V 1, p. 76, Hadith No. 22.

[22])ایضاً۔ ج1، ص76، حدیث نمبر22.

22. Aizan .V 1, p. 76, Hadith No. 22.

[23])نسائی، أحمد بن شعیب (متوفی:303ھ)، عمل الیوم واللیلہ۔ بیروت: مؤسسہ الرسالہ، 1406ھ۔ ج1، ص417، حدیث658۔

23. Nasai, Ahmad ibn Shu'ib (303 AH), amal ul youm wal lailah , Beirut: Moussa al -Risasalah, 1406 AH, V 1,P417,Hadith658.

[24])ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم (متوفی:728ھ)، قاعدة جلیلة فی التوسل والوسیلة۔ ناشر: مکتبہ الفرقان، 1422ھ۔ ج1، ص24۔

24. Ibn Taymiyyah, Ahmad ibn 'Abd al -Halim (Mutfi: 728 AH), Rule Jalil -ul -Tawsal Wal -Wal -ul - Wassel.

[25])البانی، محمد ناصر الدین. (متوفی:1420ھ)، الضعیفہ والموضوعہ۔ ج1، ص108، حدیث نمبر35

OPEN ACCESS

CC BY

25. Albani, Muhammad Nasiruddin (1420 AH), Al -Za'if -Wal –Mouzoua ,V-1, p. 108, Hadith No. 35

26) ایضا۔ج1، ص108، حدیث نمبر35۔

26. 23.Aizan. V 1, p. 108, Hadith No. 35.

27) ایضا۔ج1، ص300۔

27. 27.Aizan .V 1, p. 300

28) جوینی، عبدالملک بن عبداللہ (متوفی:478ھ)، نھایۃ المطلب في درایۃ المذھب ۔ناشر: دار المنھاج، الطبعۃ: الأولی، 1428ھ-2007م۔ج2، ص63۔

28. Juwaini, Abdul al-Malik (478 AH), Nahi-ul-Muttalib fi Drai al-Mahbah- Publisher: Dar ul Manhaj, V 2, P63

29) البانی، محمد ناصر الدین. (متوفی:1420ھ)، الضعیفۃ والموضوعۃ۔ج1، ص155، حدیث نمبر64۔

29. Albani, Muhammad Nasiruddin (Mutafi: 1420 AH), Al -Za'if -Wal - Moudhoa -V-1, p. 155, Hadith No. 64

30) ایضا-ج1، ص155، حدیث نمبر64۔

30. Aizan, V 1, P 155, Hadith No. 64.

31) ترمذی، :محمد بن عیسی (المتوفی:279ھ)، سنن۔ج4، ص87، حدیث نمبر1499۔

31. Tirmidhi, Muhammad ibn Isa (279 AH), Sunn. V 4, p. 87, Hadith 1499.

32) الضعیفہ والموضوعہ۔ج1، ص199، حدیث نمبر87۔

32. Al -Za'if -Wal - Moudhoa -V-1, p. 199, Hadith No. 87.

33) راویۃ بنت عبداللہ، المصطلحات الحدیثیۃ. الاتفاق والافتراق۔ج1، ص189۔

33. Raviya Bint Abdullah, Al-mustalahat al-Hadithiyah, V. 1, p. 189.

34) ترمذي، محمد بن عیسی (متوفی:279ھ)، السنن۔ج4، ص87، حدیث نمبر1419۔

34. Al Sunan - V 4, p. 87, Hadith 1499.

35) صھیب عبدالجبار، المسند الموضوعي۔ج14، ص238۔

35. Sohaib, Abdul Jabbar, Al -Masand al –mouzoai,V 14,P 238..

36) الضعیفہ والموضوعہ۔ج1، ص199، حدیث نمبر 87

36. Al -Za'ifa Wal –Mouzooah, V 1, P199, Hadith 87.

37) اصبحي، مالک بن أنس (متوفی:179ھ)، موطأالإمام مالک ج1، ص103۔

37. Asbathi, Malik ibn Nans (179 AH), Mouatta Malik V 1, p. 103.

38) طحاوي، أحمد بن محمد بن سلامۃ (متوفی:321ھ)، شرح معاني الآثار۔ج1، ص370۔

38. Tahawi, Ahmed ibn Muhammad ibn Salama(321 AH), Sharah Maani ul Athar, V1,P 370.

CC BY

[39])الضعیفہ والموضوعہ۔ج1،ص322،حدیث نمبر174۔

39. Al -Za'ifa Wal –Mouzoua, V 1, P 322, Hadith 174.

[40])انفس المصدر۔ج1،ص322،حدیث نمبر174۔

40. Aidhan -V1, p. 322, Hadith No. 174.

[41])ابو داؤد، سلیمان بن الأشعث (متوفی:275ھ)،السنن۔ج4،ص360،حدیث نمبر5237۔

41. Abu Dawud, Sulaiman bin Al-Ash'ath (275 AH), Sunan, V 4, p. 360, Hadith No. 5237.

[42])البانی، محمد ناصر الدین. (متوفی:1420ھ)الصحیحہ شیء من فقہھا وفوائدھا۔ج6،ص799،حدیث نمبر2831۔

42. Albani, Muhammad Nasiruddin (1420 AH), Al -Sahayah Vashi Main Faqiha Wafawaidiha,V 6, p. 799, Hadith No. 2831.

[43])البانی، محمد ناصر الدین. (متوفی:1420ھ)،الضعیفہ والموضوعہ۔ج1،ص324،حدیث نمبر175۔

43. Albani, Muhammad Nasiruddin (Mutafi: 1420 AH), Al -Za'ifa Wal -Authority.

[44])ایضا۔ج1،ص324،حدیث نمبر175۔

44. Aidhan, V 1, p 324, hadith 175.

[45])البانی، محمد ناصر الدین. (متوفی:1420ھ)،ضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ۔ج1،ص793۔

45. Albani, Muhammad Nasiruddin (1420 AH), Zaif al -Jama'at al –Sagheer- V 1, P 793.

[46])ابو داؤد، سلیمان بن الأشعث (متوفی:275ھ)،السنن۔ج4،ص360،حدیث نمبر5237۔

46. Abu Dawud, Sulaiman bin Al-Ash'ath (275 AH), Sunan, V 4, p. 360, Hadith No. 5237.

[47])الضعیفہ والموضوعہ۔ج1،ص378،حدیث نمبر211۔

47. Al -Za'ifa Wal –Mouzoua, V 1, P 378, Hadith 211..

[48])ایضا۔ج1،ص378،حدیث نمبر211۔

48. Aidhan- V1, P 378.

[49])خطابی، حمد بن محمد بن إبراھیم (متوفی:388ھ)،معالم السنن۔ناشر:المطبعہ العلمیہ–حلب، الطبعہ:الأولی 1351ھ–ج2،ص149۔

49. Khattabi, Ahamad bin Muhammad (388 AH), Ma'am al -Nusan. Publisher: Al -Muttab -ul –Ilmia, V 2, p. 149.

[50])عثیمین، محمد بن، صالح (متوفی:1421ھ)، مصطلح الحدیث۔ناشر: مکتبہ العلم، القاھرۃ، الطبعہ:الأولی،1415ھ–1994م۔ج1،ص14۔

50. Utimin, Muhammad ibn, Saleh (1421 AH), Mustah -ul -Hadith.Publisher: Qahirah, Maktaba Al Ilm,V 1, P14.

CC BY

[51] ایضاً۔ج1،ص14۔

51. Aidhan- V 1, P 14.

[52] الضعیفہ والموضوعہ۔ج1،ص447،حدیث نمبر278۔

52. Al -Za'ifa Wal –Moudhoa, V 1, P 447, Hadith 278.

[53] ایضاً۔ج1،ص447،حدیث نمبر278۔

53. Aidhan, V 1, P 447, Hadith 278.

[54] عبد الشافی محمد عبد اللطیف، السیرة النبویة والتاریخ الإسلامي۔ج1،ص26۔

54. Abdul -Shafi Mohammed Abdul -Latif, Al –Sirah al -Nabi'i -Wal -Tariq al –Islami, V 1, P 26.

[55] الضعیفہ والموضوعہ۔ج1،ص457،حدیث نمبر289۔

55. 53. Al -Za'ifa Wal –Moudhoa, V 1, P 447, Hadith 278.

[56] ایضاً۔ج1،ص457،حدیث نمبر289۔

56. Aidhan V 1, p. 457, Hadith No. 289.

[57] ابن ابی اسامۃ (متوفی:282ھ)، بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث۔ج2،ص729،حدیث نمبر721۔

57. Ibn Abi -e -Usamah (282 AH), Bughait ul Baith, V 2, P 729, Hadith 721.

[58] ابن سنّی، احمد بن محمد (متوفی:364ھ)، عمل الیوم واللیلۃ سلوک النبي مع ربه عزوجل ومعاشرته مع العباد۔ج1،ص629،حدیث نمبر680۔

58. Ibn Sinni, Ahmad ibn Mohammed (364 AH),Amal ul Youm wal Lailah, V 1, P 629, Hadith No. 680.

[59] کحلانی، محمد بن اسماعیل (متوفی:1182ھ)، التَّنویرُ شَرْحُ الجَامِع الصغیر۔ج10،ص355۔

59. Kahlani, Muhammad ibn Ismail (1182 AH), Al -Tahnir -Shir -al -Ja'am al -Sagheer. C 10, p. 355.

[60] الضعیفہ والموضوعہ۔ج1،ص632،حدیث نمبر439۔

60. Al -Za'ifa Wal –Moudhoa, V 1, P 632, Hadith 439.

[61] ایضاً۔ج1،ص632،حدیث نمبر439۔

61. Aidhan, V 1, P 632, Hadith 439.

[62] اصبحی، مالک بن انس (متوفی:179ھ)، موطاالإمام مالک۔ج1،ص147،حدیث نمبر12۔

62. Asbahi, Malik ibn Nans (Mutafi: 179 AH), Mutt -ul -Alam Malik. A, p. 147, Hadith No. 12.

OPEN ACCESS
CC BY